*** تقریر ***

تقریر بابت مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا فوٹو اُتروانے کی وجہ

(تقریر نمبر 2)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتے ہیں۔

ھُوَاللّٰہُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ (الحشر:25)

وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا۔ پیدائش کا آغاز کرنے والا اور مصور ہے۔

اِک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا مُعتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کِس قدر ہے ہر کنار

معزّز سامعین! مجھے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلا فوٹو اُتروانے کی وجہ بیان کرنی ہے کہ آپ نے اپنا فوٹو اُتروانے کی ضرورت کیوں محسوس کی۔

قرآنِ کریم اَور احادیث کے مطابق اُخروی دَور کی بے شمار سائنسی ایجادات میں سے ایک ایجاد کیمرا کی ایجاد ہے۔ تاریخی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس کے جوزف نیپیں وہ پہلا شخص تھا جس نے ٹھیک ایک سو سال قبل 1826ء میں کیمرہ ایجاد کیا اور دنیا کی پہلی تصویر کھینچی. جو آج بھی ٹیکساس یونیورسٹی امریکہ کی لائبریری میں موجود ہے۔ کیمرے کو بہتر کرنے اور خوب سے خوب تر بنانے کا سفر ایک صدی تک پھیلا ہوا ہے۔ اِس ایک ایجاد نے انسانی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا، لوگوں نے کیمرا اٹھایا اور دنیا کے کونے کونے تک پہنچ گئے۔ جنگلی جانوروں کی تصاویر اور وڈیوز سامنے آئیں شہر کے لوگ پہلی مرتبہ جانوروں کی زندگی دیکھ رہے تھے، شیر اور ہاتھی سے لے کر چیونٹی تک ہر جانور کی زندگی پر ڈاکومنٹری فلم بننے لگی۔ نجانے کِن کِن کونے کُھدروں میں چھوٹے چھوٹے مگر شارپ کیمرے لگا کر جغرافیکل دنیا نے اِن جانوروں، چرند پرند حتّٰی کہ حشرات الاَرض کو دکھلا دیا۔ پھر واٹر پروف کیمرے ایجاد ہوئے تو سائنسدان کیمرے لے کر سمندروں کی گہرائیوں میں اُتر گئے، انسان پہلی بار سمندری مخلوق سے متعارف ہو رہا تھا۔ جانوروں کی، مچھلیوں کی، حشرات کی اور پودوں کی ہزاروں لاکھوں نئی اقسام دریافت ہوئیں۔ کیمرا چاند پر پہنچا اور ہمیں نئی دنیا کی سیر کرا دی، لاکھوں کروڑوں نوری سال کے فاصلے پر واقع کہکشاؤں اور ستاروں سے متعارف کرایا۔ سائنسدانوں نے کیمرے کو مزید چھوٹا کیا اور انسانی جسم میں داخل کر دیا، میڈیکل کی دنیا میں ایک نیا انقلاب آیا۔

سَن 2000ء میں جاپان نے موبائل فون میں کیمرا لانچ کر دیا۔ یہ ٹیکنالوجی اتنی تیزی سے آگے بڑھی کہ ایک چوتھائی صدی سے کم عرصہ میں اب یہ حال ہے کہ ہم چاروں طرف سے کیمروں میں گھرے ہوئے ہیں۔ کیمرے کی آنکھ آپ کو کب اور کہاں سے دیکھ رہی ہے۔ اب تو جگہ جگہ یہ لکھا نظر ہے کہ ”آپ کو کیمرے کی آنکھ دیکھ رہی ہے“۔ جیسے جیسے یہ کیمرہ پاپولر ہو رہا تھا ویسے ویسے مسلمان اس بحث میں الجھے رہے کہ کیمرا حلال ہے یا حرام، ویڈیو حلال ہے اور تصویر حرام۔ جبکہ سیکورٹی کی خاطر مسجد، مندر، چرچ، سینیگاگ پر کیمرے لگے ہیں۔ مگر کچھ تنگ نظر مُلّاں بعض قرآنی آیات، احادیث سے تصویر و فوٹو گرافی کے حرام ہونے کا استدلال کرتے ہیں۔ اُن کی دلیل یہ ہے کہ اصل مصوّر صرف اللہ تعالیٰ ہے جیسے فرمایا۔

ھُوَالَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (آلِ عمران 7:)

کہ وہی ہے جو رحموں میں جیسی چاہتا ہے تمہیں صورت دیتا ہے۔ اسکے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے۔

وَلَقَدۡ خَلَقۡنٰكُمۡ ثُمَّ صَوَّرۡنٰكُمۡ (الاعراف :12)

کہ ہم نے تمہیں (پہلے مبہم شکل میں) پیدا کیا تھا۔ جس کے بعد تم کو (تمہاری مناسب حال) صورتیں بخشی تھیں۔

یہ لوگ سورۃ الحشر کی آیت 25 کو بھی پیش کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات بشمول اَلۡمُصَوِّرُ بیان فرمائی ہے۔

وَصَوَّرَكُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ (التغابن:4)

اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائی ہیں اور تمہاری صورتوں کو بہت اچھا بنایا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ (الحشر:25)

(حق یہی ہے کہ) اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا موجد بھی ہے۔ اور ہر چیز کو اسکی مناسب حال صورت دینے والا ہے۔

فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ (الانفطار:9)

پھر جو صورت اس نے پسند کی اس میں تجھے ڈھالا۔

وہ ان آیات سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ صورت بنانا اللہ تعالیٰ کی صفت خاص قرار دی گئی ہے، جس میں اُس کے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ہو سکتا، تو جس طرح انسان کو خالق نہیں کہہ سکتے اسی طرح انسان کو مصوّر بھی نہیں کہا جاسکتا ہے۔ لہذا کسی انسان کے لئے تصویر سازی جائز نہیں ہے، کیونکہ پھر تو انسان بھی مصوّر ہو گیا۔

ہاں یہ بالکل درست ہے کہ صورت بنانا اللہ تعالیٰ کی صفتِ خاص ہے لیکن دستی تصویر اور فوٹو (یعنی عکسی تصویر) بنانا یہ دو الگ الگ چیز ہیں۔ جس طرح ایک موقعہ پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ

"دستی تصویر اور عکسی تصویر میں بہت فرق ہے۔ عکسی تصویر میں حقیقت اور اصلیت ظاہر ہوتی ہے جیسے خد و خال اصل میں ہوتے ہیں۔ عکسی میں ہو بہو وہی ظاہر ہو جاتے ہیں لیکن دستی تصویر میں ہو سکتا ہے کہ کوئی مصوّر کسی نبی کی تصویر بنائے اور اس کے چہرے پر نشانات ڈال دے۔ جن سے اس کی معصومانہ صورت تبدیل ہو جائے اور وہ ایک بُرے انسان کی شکل میں دکھائی دے اور شریف عورت کی آنکھوں میں ایسی علامات بھر دے جن سے وہ شریر ظاہر ہو۔ چونکہ دستی تصویر میں محض اظہار حقیقت مراد نہیں ہوتی بلکہ اس میں مصوّر کے خیالات کا دخل ہوتا ہے اور مصوّر نیکوں اور پاکبازوں کی تصاویر میں شرارت بھی کر سکتا ہے اور شریف کو شریر کی شکل میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر کی ممانعت فرمائی اور بذریعہ عکس جو فوٹو لیا جاتا ہے اس کی ممانعت نہیں فرمائی کیونکہ اس سے حقیقت آشکار ہوتی ہے۔"

(الفضل 26/ اپریل 1946 صفحہ 3 جلد 34 نمبر 98)

احادیث

سامعین! حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے (حجرے کے) دالان میں ایک پردہ لٹکایا جس میں تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ ڈالا۔ پھر حضرت عائشہؓ نے اس سے دو گدے بنائے اور وہ گھر میں رہے۔ آپؐ ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری جلد 4، کتاب المظالم صفحہ 501 تا 502)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ آپؓ نے بتایا کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا، جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے رہے اور اندر نہ آئے۔ مَیں نے آپ کے چہرے سے ناپسندیدگی کا اثر محسوس کیا۔ تو مَیں نے کہا: یارسول اللہ! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ مَیں نے کیا قصور کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں نے اسے آپ کے لئے خریدا ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اور تکیہ لگائیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری بات سن کر) فرمایا: ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن سزا دی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے بنایا ہے اس میں جان بھی ڈالو اور فرمایا: وہ گھر جس میں تصویریں ہوں ملائکہ اس میں داخل نہیں ہوتے۔

(صحیح بخاری جلد 4، کتاب البیوع صفحہ 78)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کا ہوگا۔

(مسلم)

حضرت ابوزرعہؒ کہتے ہیں کہ مَیں حضرت ابوہریرہ کے ساتھ مدینہ کے ایک گھر میں داخل ہوا تو اس کی چھت کے قریب ایک مصوّر کو دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا۔ ابوہریرہ نے فرمایا۔ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری طرح (یعنی اللہ کی طرح) تخلیق کرنے لگتے ہیں؟ ذرا ایک دانا یا ایک چھوٹی سی چیونٹی تو بنا کر دکھادیں۔

(بُخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ تصویر بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا، ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

(مسلم)

مندرجہ بالا احادیث سے کہیں یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ فوٹوگرافی یعنی عکسی تصویر کھینچنا اسلام میں منع ہے۔ یہ چیز مصوّر کے معنے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔
علامہ عینی نے مذکورہ احادیث نبویہ کا حوالہ دے کر اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ۔
”مصوّرین سے وہ لوگ مراد ہیں جو پرستش کے لئے بت بناتے ہیں۔ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں کیا جاتا تھا اور جیسا کہ عیسائی حضرت مسیحؑ اور حضرت مریم کے بت بناتے ہیں اور ان کی پرستش کی جاتی ہے۔ مشرک اقوام میں انہیں بتوں کی وجہ سے بت پرستی مع اخلاق سوز رسم ورواج صدہا سال سے قائم ہے۔ یہاں تک کہ اس کی بیخ کنی ایک مصیبت بن چکی ہے۔ مہلبؒ وغیرہ کی رائے بھی یہی ہے کہ تصویر سازی کی ممانعت کی اصل وجہ یہی تھی۔ اس بارہ میں فقہاء کے دو گروہ ہیں۔ ایک وہ جنہوں نے اسے مطلق حرام قرار دیا ہے یہاں تک کہ گھروں میں تصویر رکھنا بھی ان کے نزدیک مکروہ ہے اور دوسرا گروہ اعتدال پسند ہے، جنہوں نے ایسی تصویریں رکھنے کی اجازت دی ہے جو شرک اور بدی کے محرکات سے خالی ہیں۔“

(فتح الباری جز46 صفحہ 525-529۔ماخوز از صحیح بخاری جلد4 صفحہ 192)

اسی طرح سعید بن ابی الحسن (بصری) سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ مَیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا: ابو العباسؓ! مَیں ایک انسان ہوں، میری روزی صرف میرے ہاتھ کی کاریگری سے پیدا ہوتی ہے اور مَیں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے کہا: مَیں تم سے وہی بات بیان کروں گا جو مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ مَیں نے آپؐ سے سنا، فرماتے تھے: جس نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے سزا دے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے اور وہ اس میں کبھی نہ ڈال سکے گا۔ (یہ سن کر) اس شخص کا سانس پھول گیا، (دم رکنے لگا) اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ (حضرت ابن عباسؓ نے) کہا: افسوس تجھ پر اگر تو نہیں مانتا اور تم نے تصویر بنانی ہی ہے تو درخت کی تصویر بناؤ۔ ہر اس شئے کی تصویر بنا جس میں روح نہیں۔

(صحیح بخاری جلد4، کتاب البیوع صفحہ 191)

مندرجہ بالا قرآنی آیات واحادیث کا حوالہ دیتے ہوئے آج کے زمانے کے نام نہاد علماء فتویٰ دے دیتے ہیں کہ کسی بھی طرح کی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا اسلام میں حرام ہے۔ ایک عام فہم رکھنے والا انسان اس چیز کو کبھی بھی قبول نہیں کر سکتا۔ اسی لئے تو حضرت مسیح موعودؑ نے ایک مقام پر فرمایا کہ
”یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے جس کے ذریعہ سے انسان کی تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاتی ہے اور وَجعُ المَفَاصِل ونَقرس وغیرہ امراض کی تشخیص کے لئے اس آلہ کے ذریعہ سے تصویر کھینچتے ہیں اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔ چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویریں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں۔ جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس کیا گمان ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے جس کے ذریعہ سے

بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہلِ فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔ ہمارے ملک کے مولوی چہرہ شاہی سکّہ کے روپیہ اور دونّیاں اور چونّیاں اور اٹھنّیاں اپنی جیبوں اور گھروں میں سے کیوں باہر نہیں پھینکتے۔ کیا اُن سکّوں پر تصویریں نہیں، افسوس کہ یہ لوگ ناحق خلاف معقول باتیں کر کے مخالفوں کو اسلام پر ہنسی کا موقع دیتے ہیں۔ اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے مؤید ہیں حرام کئے ہیں نہ ایسے کام جو انسانی علم کو ترقی دیتے اور امراض کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرتے اور اہلِ فراست کو ہدایت سے قریب کر دیتے ہیں۔"

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 366-367)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"آج انسان سائنس میں بڑی ترقی حاصل کر چکا ہے۔ یہ ترقی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پہلے بیان کر دی تھی کہ انسان دنیا میں ہر علم میں ترقی کرے گا لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ہر چیز جو دنیا میں موجود ہے چاہے اس کا علم ہمیں ہے یا نہیں وہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور پھر انسان پر اس رب العالمین کا یہ احسان ہے کہ جو چیزیں بھی خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں اس کو اشرف المخلوقات کے لئے فائدہ مند بنایا تا کہ وہ ان سے فائدہ اٹھا سکے اور جوں جوں دنیا تحقیق کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مختلف قسم کی پیدائش کے بارہ میں علم حاصل کر رہی ہے اس میں انسانی فوائد واضح طور پر نظر آتے چلے جا رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 18 / جون 2004ء)

ہم احمدی مسلمان اس زمانے کے امام و مسیح موعود کو ماننے والے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کی عالمگیر اشاعت کا مقصد لیکر معبوث ہوئے تھے اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ نشر و اشاعت کے کام میں مدد دینے والی اکثر و بیشتر اہم ایجادوں کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دورِ حیات کے گرد چکر لگاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک ایجاد ایسی ہے جس کا وجود حضرت مسیح موعودؑ کے بین الاقوامی مشن کو فروغ دینے کے لیے از بس ضروری تھا۔ ان بے شمار ایجادات میں سے کیمرہ "فوٹو بھی آپؑ کے تبلیغی مہم کا حصہ بنا۔

"یہ یاد رکھنا چاہئے کہ "تصویر" اور "فوٹو" میں باریک امتیاز ہے۔ ممنوع "تصویر" ہے "فوٹو" نہیں۔ تصویر سے مراد اُبھری ہوئی صورت یعنی "بت" فوٹو در حقیقت تصویر نہیں بلکہ عکس ہوتا ہے اور فوٹو گرافی کو "عکاسی" کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جس میں کُتا یا تصویر ہو۔ (بخاری) یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لفظ "تصویر" سے وہ بُت ہیں جن کے بارے میں مشرکین کا عقیدہ تھا کہ ان میں روحیں ہیں۔"

(احمدیہ پاکٹ بک مرتبہ ملک عبد الرحمٰن خادمؔ صفحہ 870)

ایک شخص نے حضرت مصلح موعودؓ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کا ذکر کیا اور عرض کیا لوگ کہتے ہیں یہ بُت پرستی ہے؟ اس کے جواب میں آپؓ نے فرمایا کہ "کیا بُت پرستی؟ کیا کسی کی شکل دیکھنا بُت پرستی ہے۔ رہا یہ امر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایسا نہیں ہوا اس وقت تو کیمرہ ایجاد بھی نہیں ہوا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز سے منع کیا ہے وہ فوٹو نہیں بلکہ تصویر ہے۔ مصوّر انسانی جذبات کا اظہار تصویر میں دکھاتا ہے مگر فوٹو گرافر صرف شکل دکھاتا ہے۔ اس میں باطنی جذبات کا اظہار نہیں ہوتا۔ انبیاء کی تصویر اسی لیے ناجائز ہے کہ انبیاء کا کیریکٹر اپنے اندر گوناگوں خصوصیات رکھتا ہے اور ممکن ہی نہیں کوئی مصوّر ان کا نقشہ تصویر میں دکھا سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نہیں بلکہ فوٹو ہے اور یہ محض شکل ہے۔ مصوّر کی غرض یہ ہوتی ہے کہ تصویر کے چہرے پر ایسے اثرات ڈالے جس سے اس انسان کے اخلاق پر روشنی پڑے اور انبیاء کے باطنی کمالات کا اظہار کوئی مصوّر نہیں کر سکتا۔ بالکل ممکن ہے ایک مصوّر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کھینچے مگر آپ کے چہرے پر وحشت کا اثر ڈالے وہ تصویر تو ہو گی مگر لوگوں کے دلوں میں اس سے نفرت پیدا ہو گی۔ حدیث میں جو تصویر کا ذکر آتا ہے اس سے مصوّر کی بنائی ہوئی تصویر ہی مراد ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو آپ کی صورت کا عکس ہے اور عکس کو تو وہابیوں نے بھی جائز تسلیم کیا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے شیشہ میں انسان اپنی شکل دیکھے اور اگر عکس ناجائز ہے تو پھر شیشہ دیکھنا بھی جائز نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح پانی میں بھی عکس آ جاتا ہے مگر اسے کوئی ناجائز نہیں کہتا۔ ان میں اور فوٹو میں فرق صرف یہ ہے کہ فوٹو تو انسان کی شکل محفوظ رکھتا ہے مگر شیشہ یا پانی کا عکس محفوظ نہیں رہتا۔

(الفضل 14 / اپریل 1931 صفحہ 5، 6۔ ماخوذ از فرمودات مصلح موعودؓ در بارہ فقہی مسائل)

بے شک یہ درست ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنی عکسی تصویر بنانے کو شرک وبدعت خیال کرتے تھے جیسا کہ آپؑ خود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

’’مَیں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ مَیں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بُت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔‘‘

(ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365-367)

نیز حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس چیز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

’’ایک شخص نے حضرت امیر المومنین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر مانگی۔ فرمایا ہم لوگ تصویر کا رکھنا ہرگز پسند نہیں کرتے۔ آپ دعا مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرے گا۔‘‘

(ارشادات نور جلد دوم صفحہ 47)

’’ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح (الاوّل) کو لکھا کہ حضرت مرزا صاحب کی تصویر کہیں سے قیمتاً لے کر مجھے ارسال کردو۔ حضرت نے جواب میں لکھا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ یہاں تو کوئی نہیں چھپی۔ سنا ہے لاہور میں طبع ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔ خاکسار ناپسند کرتا ہے اور مَیں نے مرزا جی سے سنا ہے فرمایا کرتے تھے یہ بدعت ہے۔ نورالدین۔‘‘

(البدر مورخہ 25/اگست 1910ء۔ ماخوذ از ارشادات نور جلد دوم صفحہ 236)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی عکسی تصویر اُتروانے سے کیوں منع فرمایا اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ مامور من اللہ ہیں۔ اس لئے یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ آپ کے فوٹو کی بے جا نمائش سے شرکِ خفی کا رجحان پیدا ہو جائے۔ اسی بناء پر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فوٹو کو در و دیوار پر آویزاں کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ حضور کا حکم ادارہ جات پر بھی اُسی طرح اطلاق پاتا ہے جیسے گھروں اور دوکانوں وغیرہ پر۔‘‘

(الفضل 18/دسمبر 1964ء صفحہ 3)

نیز اسی طرح

’’حضورؓ کے ایک صحابی محترم حبیب الرحمن صاحب کی روایت ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے پہلا فوٹو لیا گیا تھا۔ مَیں نے وہ فوٹو خریدا اور اس پر فریم اور شیشہ بھی لگوایا۔ جب مَیں قادیان میں گیا اور حسب دستور تنہائی میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو مَیں نے جناب ممدوح سے عرض کیا کہ مَیں نے حضور کا فوٹو خریدا ہے۔ اگر حضور کی اجازت ہو تو اس کو اپنی نشست گاہ میں دیوار پر لگایا جاوے۔ حضورؑ نے فرمایا۔ نہیں! ہمارا اس فوٹو سے ہرگز یہ منشا نہ تھا... مَیں نے عرض کیا کہ اب اس کو خرید چکا ہوں اس کو کیا کیا جاوے؟ فرمایا: کہ

’’کسی صندوق میں ڈال چھوڑو ایسی جگہ نہ رکھو کہ لوگ آئیں اور دیکھیں اس طرح تصویروں کی پرستش شروع ہو جاتی ہے۔ پس مَیں نے اُسی دن سے وہ فوٹو الماری میں رکھا ہوا ہے۔‘‘

(الفضل 18/دسمبر 1964ء صفحہ 3)

حضرت مسیح موعودؑ فوٹوگرافی یعنی عکسی تصویر بنانے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’ہم نے اپنی تصویر محض اِس لئے اتروائی تھی کہ یورپ کو تبلیغ کرتے وقت ساتھ تصویر بھیج دیں کیونکہ اُن لوگوں کا عام مذاق اس قسم کا ہو گیا ہے کہ وہ جس چیز کا ذکر کرتے ہیں ساتھ ہی اُس کی تصویر دیتے ہیں جس سے وہ قیافہ کی مدد سے بہت سے صحیح نتائج نکال لیتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 24-25 ایڈیشن 1984ء)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:

’’مَیں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہشمند ہوتے ہیں جو اُس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر اُن کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدّعی صادق ہے یا کاذب اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ

نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہٰذا اُس ملک کے اہلِ فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علم فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک مَیں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقہ جنّ حضرت سلیمان کے لیے تصویریں بناتے تھے اور بنی اسرائیل کے پاس مدّت تک انبیاء کی تصویریں رہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبریل علیہ السلام نے دکھلائی تھی۔“

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 366)

حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃُ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ

”دنیا میں دعوے تین قسم کے لوگ کرتے ہیں ایک مجنون لوگ کرتے ہیں۔ دوسرے دکاندار لوگ بھی کرتے ہیں مثلاً ایک فقیر گدّی والا ہے چوری ہو رہی ہے دو غلام موجود ہیں کوئی کسی کو بات نہیں کرنے دیتے۔ تیسرے راستباز لوگ ہوتے ہیں۔ یورپ میں جب حضرت کی دعوت پہنچی تو ان لوگوں کے خط آئے کہ ہمیں تصویر دکھائی جائے کہ وہ پاگل تو نہیں ہے۔ شکل سے معلوم ہو سکتا ہے یہاں ایک پڑھی لکھی عورت ہے جو پاگل ہے۔ اس کو ہر ایک معلوم کر لیتا ہے۔ حضرت صاحب اب یورپ میں ہر ایک کے گھر کب ہو سکتے ہیں اس ضرورت کے واسطے تصویر بنائی گئی۔“

(ارشادات نور جلد سوم صفحہ 290)

ان اعلیٰ اغراض کے خاطر جون 1899ء میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا پہلا فوٹو لینے کی غرض سے لاہور سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت میاں معراج الدین صاحب عمرؓ انار کلی بازار لاہور سے گردھر لعل نامی ایک فوٹو گرافر لے کر آئے۔ اس فوٹو گرافر نے حضورؑ کے تین فوٹو لئے۔ خدا تعالیٰ کے اس فرستادہ کا ایک فوٹو پورے قد کا جبکہ دو فوٹو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرسی پر تشریف فرما ہونے کی حالت میں بعض خوش قسمت اصحاب کے ہمراہ لیے گئے۔ اس موقع پر فوٹو گرافر نے حضورؑ سے لباس اور نشست سے متعلق بھی معروضات کیں۔ مگر حضور نے انتہائی سادگی اور بے تکلفی سے فوٹو کھنچوایا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 57)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اس پہلے فوٹو کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

”سب سے پہلا فوٹو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیا گیا...اِس ضرورت کے لئے تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یورپ میں اشاعت کے واسطے ایک کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ جس کا ترجمہ مولوی محمد علی صاحب نے انگریزی میں کرنا تھا اور تجویز ہوئی کہ چونکہ یورپ میں ایسے قیافہ شناس اور مصوّرانِ تصاویر بھی ہیں۔ جو صرف تصویر کو دیکھ کر کسی شخص کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرتے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہو گا کہ اس کتاب کے ساتھ مصنّف اور مترجّم کی تصاویر بھی لگا دی جائیں۔ اس غرض کے لئے لاہور سے ایک فوٹو گرافر منگوایا گیا۔“

(ذکرِ حبیب مصنّفہ حضرت مفتی محمد صادق صفحہ 299)

(اس تقریر کا کچھ مواد مکرم حلیم احمد خان مربّی سلسلہ بھارت کے ایک مضمون سے لیا گیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

✡✡✡✡